از عدالت الاعظمیٰ

سورج پال سنگھ

بنام

ریاست اتر پردیش کی

(بی۔پی۔سنہا، سی۔جے۔، ایس۔کے۔داس، اے۔کے۔سرکار، این۔راجا گوپالا ایانگر اور جے۔آر۔مدھولکر، جسٹسز)

مجرمانہ بدانتظامی۔مجرمانہ بدانتظامی کے ایک زمرے کے تحت بریت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔دوسرے زمرے کے تحت سزا کا الزام عائد نہیں کیا گیا ہے۔قیاس کی قانونی حیثیت، چاہے کوئی جرم بنتا ہے۔بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ، 1947 (II آف 1947)، دفعہ 5، ذیلی دفعہ (1)، (2)، (3)۔

اپیل کنندہ ایک ہیڈ کانسٹیبل تھا جو ملخانہ سے منسلک تھا جہاں ایکسائز کے جرائم کے سلسلے میں ضبط شدہ اشیاء کو ڈپازٹ میں رکھا گیا تھا۔اپیل کنندہ پر دفعہ 5(I)(c) کے دفعہ 5(2) کے ساتھ پڑھا گیا، پریوینشن آف کرپشن ایکٹ، 1947 کے تحت الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے ان آرٹیکلز کو بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے غلط استعمال کیا تھا یا بصورت دیگر اپنے استعمال میں تبدیل کیا تھا۔الزام میں مزید کہا گیا ہے کہ اس سے 9,284-1-0 روپے کی رقم برآمد کی گئی تھی جو اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب تھی۔اسے دفعہ 5(I)(c) کے تحت تبدیلی سے بری کر دیا گیا تھا لیکن اسے دفعہ 5(2) کے تحت اس بنیاد پر سزا سنائی گئی تھی کہ وہ 9,284-1-0 روپے کے قبضے کے لیے اطمینان بخش حساب کتاب کرنے میں ناکام رہا تھا جو کہ اس کے نام سے غیر متناسب آمدنی کے ذرائع تھے۔

کہا گیا کہ انسداد بدعنوانی ایکٹ 1947 کے دفعہ 5(2) کے تحت اپیل کنندہ کی سزا غیر قانونی تھی۔ اپیل کنندہ کے خلاف واحد الزام ایکٹ کے دفعہ 5(I)(c) کے تحت مجرمانہ بدانتظامی کا تھا جس میں اس کے سپرد کردہ جائیداد کو بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے غلط استعمال کیا گیا تھا اور اس الزام کے تحت اسے دفعہ 5(3) کے تحت قیاس کے اصول کا استعمال کرتے ہوئے سزا سنائی جا سکتی تھی۔ چونکہ ایسا نہیں کیا گیا اور وہ اس الزام سے بری ہو گیا اس لیے وہ نہیں ہو سکتا۔دفعہ 5(1) کی شق (a)، (b) یا (d) میں مذکور مجرمانہ بدانتظامی کا مجرم قرار دیا گیا جس

کے لیے اس پر کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا تھا۔ ذیل کی عدالتوں نے اس بنیاد پر غلط کارروائی کی تھی جیسے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) یا ذیلی دفعہ (3) نے جرم بنایا۔ وہ جرم جو دفعہ 5(2) کے تحت قابل سزا تھا یا جس کی بنیاد دفعہ 5(3) کے تحت قیاس کے اصول پر رکھی جا سکتی ہے وہ شق (a) سے (d) میں مذکور ایک یا زیادہ زمروں کا مجرمانہ بدانتظامی کا دفعہ 5 کے ذیلی دفعہ (1) کا جرم تھا۔

سی۔ ایس۔ ڈی۔ سوامی بنام ریاست، (1960) SCR I 461، حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار : 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 169۔

1955 کی فوجداری اپیل نمبر 785 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 27 مارچ 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کیلئے نورالدین احمد اور نونیت لال۔

جی۔ سی۔ ماتھر اور سی۔ پی۔ لال، مدعا کے لیے۔

7/دسمبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ بذریعہ دیا گیا۔

جسٹس ایس۔ کے۔ داس ۔۔۔ یہ الہ آباد میں 27 مارچ 1958 کے عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کی اپیل ہے، جس کے تحت مذکورہ ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کی سزا کو روک تھام کے دفعہ 5(2) کے تحت برقرار رکھا۔ بدعنوانی ایکٹ، 1947 (2 آف 1947) لیکن اسپیشل جج کانپور نے اپیل کنندہ کو سنائی گئی چار سال کی سخت قید کی سزا کو کم کر کے دو سال کی سخت قید کر دیا۔

مختصر حقائق یہ ہیں۔ اپیل کنندہ سورج پال سنگھ اتر پردیش حکومت کے محکمہ پولیس میں ملازم تھا، اس نے یکم اگست 1930 سے 13 روپے ماہانہ کی تنخواہ پر کانسٹیبل کی حیثیت سے اپنی خدمات شروع کیں۔ 1946 میں اس کی تنخواہ بڑھا کر 46 روپے ماہانہ کر دی گئی۔ وہ 1947 میں 50 روپے ماہانہ کی تنخواہ پر ہیڈ کانسٹیبل تعینات ہوئے۔ 1948 اور 1949 میں 150 روپے ماہانہ کی تنخواہ پر سب انسپکٹر آف پولیس کے عہدے پر فائز ہوئے۔ یکم مارچ 1949 کو انہیں ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے پر واپس کر دیا گیا۔ 27 فروری 1951 اور 9 ستمبر 1952 کی تاریخوں کے درمیان، وہ صدر ملکانہ، کانپور میں ایک ہیڈ کانسٹیبل کے طور پر تعینات تھے۔ اس کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس حیثیت میں اس نے بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے غلط استعمال کیا یا بصورت دیگر اپنے استعمال میں بہت ساری چیزیں

تبدیل کیں، خاص طور پر وہ جو ایکسائز جرائم کے سلسلے میں ضبط کیے گئے تھے وہ مذکورہ ملک خانہ میں جمع کرائے گئے تھے۔ ان اشیاء میں افیون، شراب کی بوتلیں وغیرہ شامل ہیں۔ الزام میں مزید کہا گیا ہے کہ 9 اور 10 ستمبر 1952 کو اس کے گھر کی تلاشی لینے پر 0-1-9,284 روپے کی رقم برآمد ہوئی اور یہ رقم ان کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب تھی۔ اپیل کنندہ استغاثہ کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے بھگوت سنگھ اور گلاب سنگھ نامی دو دیگر افراد کے ساتھ سازش کے تحت بے ایمانی کے غلط استعمال وغیرہ کا ارتکاب کیا تھا۔ لہذا، اپیل کنندہ کے خلاف الزامات (1) تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت سازش کے جرم کے لیے تھے۔ (2) بدعنوانی کی روک تھام کے ایکٹ، 1947 کے دفعہ 5(I)(c) کے تحت جرم کے لیے، بے ایمانی کے غلط استعمال یا صارف کی کارروائیوں کے لیے، مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 5(2) کے ساتھ پڑھیں؛ اور (3) تعزیرات ہند کی دفعہ 465 کے تحت کسی خاص اندراج کے سلسلے میں کسی جرم کے لیے جسے صدر ملکانہ میں رکھے گئے پراپرٹیز کے رجسٹر میں جعلسازی کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ بھگوت سنگھ اور گلاب سنگھ پر مقدمہ چلانے والے ماہر خصوصی جج نے مؤخر الذکر دو افراد کے سلسلے میں بری کرنے کا حکم درج کیا۔ اپیل کنندہ کے طور پر، وہ بدعنوانی کی روک تھام کے ایکٹ کے دفعہ 5(2) کے تحت الزامات کے علاوہ تمام الزامات سے بھی بری ہو گئے تھے۔ اس الزام پر فاضل جج نے سزا کا حکم نامہ ریکارڈ کیا، لیکن یہ صرف اس بنیاد پر تھا کہ اپیل کنندہ 0-1-9,284 روپے کے قبضے کے لیے تسلی بخش حساب دینے میں ناکام رہا تھا جو کہ فاضل جج کے فائنڈنگ کے مطابق تھا، اپیل کنندہ کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب تھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ فاضل جج نے اپیل کنندہ کو صدر ملکانہ میں رکھی گئی جائیدادوں کے سلسلے میں بے ایمانی کے غلط استعمال یا صارف کے خلاف الزامات کی مختلف کارروائیوں کا مجرم نہیں ٹھہرایا۔

ہائی کورٹ میں اپنی اپیل میں اپیل کنندہ نے مختلف بنیادوں پر زور دیا، جن میں سے ایک یہ تھا کہ وہ انسداد بدعنوانی ایکٹ 1947 کے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ قیاس کے اصول پر مجرم قرار نہیں دے سکتا تھا، جب مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 5(I)(c) کے تحت مبینہ طور پر مجرمانہ بدانتظامی کے واحد الزام میں وہ مجرم نہیں پایا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس تنازعہ کو رد کر دیا اور اپیل کنندہ کی سزا کو برقرار رکھا لیکن سزا کو کم کر دیا۔

ہمارے سامنے بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا اس کیس کے حالات میں، انسداد بدعنوانی ایکٹ 1947 کے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت الزام پر اپیل کنندہ کو قیاس کے اصول کا استعمال کرتے ہوئے سزا سنائی جا سکتی ہے؟ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) میں، درست ہے۔

بدعنوانی کی روک تھام کے ایکٹ 1947 کے دفعہ 5 کو یہاں تک پڑھنا آسان ہے جہاں تک یہ ہمارے مقصد سے متعلق ہے۔

"ایس۔ 5(1) ایک سرکاری ملازم کو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں مجرمانہ بدانتظامی کا

ارتکاب کرتا ہے۔

(a) اگروہ عادتاً قبول کرتا ہے یا حاصل کرتا ہے یا قبول کرنے پر راضی ہوتا ہے یا کسی شخص سے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی تسکین (قانونی معاوضے کے علاوہ) ایک مقصد یا انعام کے طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ ہندوستان کی دفعہ 161 میں مذکور ہے۔ پینل کوڈ، یا

(b) اگروہ عادتاً قبول کرتا ہے یا حاصل کرتا ہے یا قبول کرنے پر راضی ہوتا ہے یا اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے، کوئی قیمتی چیز بغیر غور و فکر کے یا کسی ایسے شخص سے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے وہ جانتا ہے کہ نا کافی ہے۔، یا ہونا، یا کسی بھی کارروائی یا کاروبار سے متعلق ہونے کا امکان ہے جو اس کے ذریعہ لین دین کیا جائے گا، یا اپنے یا کسی سرکاری ملازم کے سرکاری کاموں سے کوئی تعلق ہے جس کا وہ ماتحت ہے، یا کسی سے وہ شخص جس میں وہ دلچسپی رکھتا ہے یا اس سے متعلقہ شخص سے متعلق جانتا ہے، یا

(c) اگروہ بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے غلط استعمال کرتا ہے یا بصورت دیگر اپنے استعمال کے لیے تبدیل کرتا ہے کسی ایسی جائیداد کو جو اس کے سپرد یا اس کے زیر کنٹرول سرکاری ملازم کی حیثیت سے ہے یا کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے، یا

(d) اگروہ بدعنوان یا غیر قانونی طریقوں سے یا بصورت دیگر سرکاری ملازم کے طور پر اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے، اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی قیمتی چیز یا مالی فائدہ حاصل کرتا ہے۔

(2) کوئی بھی سرکاری ملازم جو اپنی ڈیوٹی کی انجام دہی میں مجرمانہ بددیانتی کا ارتکاب کرے گا اسے ایک مدت کے لیے قید کی سزا دی جائے گی جو ایک سال سے کم نہیں ہوگی لیکن اس کی مدت سات سال تک ہوسکتی ہے اور اس پر جرمانہ بھی ہوگا:

بشرطیکہ عدالت تحریری طور پر درج کسی خاص وجوہات کی بناء پر ایک سال سے کم قید کی سزا سنائے گی۔

(2A) ....

(3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا جرم کے کسی مقدمے میں یہ حقیقت کہ ملزم شخص یا کوئی اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص قبضے میں ہے، جس کے لیے ملزم شخص تسلی بخش حساب نہیں دے سکتا، مالی وسائل یا اس کے معلوم ذرائع آمدن سے غیر متناسب جائیداد ثابت ہوسکتی ہے، اور ایسے ثبوت پر عدالت یہ قیاس کرے گی، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو، کہ ملزم شخص اپنی سرکاری ڈیوٹی کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا مرتکب ہے اور اس کی وجہ سے اس کی سزا صرف اس وجہ سے باطل نہیں ہوگی کہ یہ صرف اس طرح کے مفروضے پر مبنی ہے۔

اب، اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے اپنے دلائل کو اس طرح پیش کیا ہے: اس نے یہ عرض کیا ہے کہ وہ اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی جائے کہ وہ ذیل کی عدالتوں کی طرف سے سامنے آنے والے حقائق کو پیچھے چھوڑ سکے۔ ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نے 0-1-9,284 روپے کی ملکیت کے حوالے سے کچھ وضاحت کی ہے۔ تاہم، ذیل کی عدالتوں نے اس وضاحت کو قبول نہیں کیا تھا۔ فاضل وکیل نے عرض کیا ہے کہ وہ اس حقیقت کے پیچھے نہیں جانا چاہتے۔ تاہم، انہوں نے عرض کیا ہے کہ انسداد بدعنوانی ایکٹ 1947 کے دفعہ 5 کی اسکیم یہ ہے: ذیلی دفعہ (1) کسی سرکاری ملازم کی طرف سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کے جرم کی وضاحت کرتی ہے۔ جرم شق (a)، (b)، (c) اور (d) میں مذکور چار زمروں میں سے ایک یا زیادہ ہوسکتا ہے: ذیلی دفعہ (2) تعزیری دفعہ ہے جو مجرمانہ بدانتظامی کے جرم کی سزا بیان کرتی ہے۔ اور ذیلی دفعہ (3) مفروضے کا ایک اصول مرتب کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ جرم کے لیے کوئی سزا صرف اس وجہ سے باطل نہیں ہوگی کہ یہ صرف اس طرح کے مفروضے پر مبنی ہو۔ ماہر قانون نے ہماری رائے میں بجاطور پر نشاندہی کی ہے کہ موجودہ کیس میں اپیل کنندہ کے خلاف الزام صرف ذیلی دفعہ (c) کی شق (c) میں بیان کردہ نوعیت کے سرکاری ملازم کے ذریعہ اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں مجرمانہ بدانتظامی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ 1)۔ دوسرے لفظوں میں، اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے غلط استعمال کیا تھا یا دوسری صورت میں اس کے سپرد کردہ اپنے استعمال کی جائیداد میں تبدیل کیا تھا۔ ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ مفروضے کا۔ تاہم اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس کے برعکس اس نے اپیل کنندہ کو اس الزام سے بری کر دیا۔ لہٰذا، ماہر وکیل نے عرض کیا ہے کہ ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ قیاس کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ کو شق (a)، (b) میں مذکور کسی اور قسم کی مجرمانہ بددیانتی کا مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ یا (d) ذیلی دفعہ (1) کا جس کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے خلاف کوئی الزام نہیں تھا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کے وکیل کی مذکورہ بالا دلیل درست ہے اور اسے قبول کیا جانا چاہیے۔ اس عدالت نے سی ایس ڈی سوامی بمقابلہ دی سٹیٹ (جے) میں نشاندہی کی کہ بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ 1947 کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) کوئی نیا جرم نہیں بناتی ہے بلکہ صرف ثبوت کا ایک اصول پیش کرتی ہے جو عدالت کو بااختیار بناتی ہے۔ بعض حالات میں ملزم کا جرم تصور کرنا، فوجداری قانون کے اس معروف اصول کے برخلاف کہ ثبوت کا بوجھ ہمیشہ استغاثہ پر ہوتا ہے اور کبھی بھی ملزم پر منتقل نہیں ہوتا۔ سوامی کے کیس میں دوسروں، شق (a) اور شق (d) کے تحت مجرمانہ بدانتظامی کے جرم کے الزامات تھے۔ ٹرائل کورٹ نے اس کیس میں ملزم کو شق (a) کے تحت جرم کا قصوروار نہیں ٹھہرایا لیکن دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) میں دیے گئے مفروضے کے اصول کو استعمال کرتے ہوئے اسے شق (d) کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا۔ اس کیس اور ہمارے زیر غور کیس کے درمیان فرق یہ ہے: سمی کے کیس میں دو الزامات تھے جن میں سے یا تو ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ قیاس کے اصول پر قائم کیے جاسکتے تھے۔

لیکن ہمارے معاملے میں مجرمانہ بد دیانتی کا صرف ایک الزام ہے جس سے اپیل کنندہ کو بری کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا، کوئی دوسرا الزام نہیں ہے جس کی بنیاد ذیلی دفعہ (3) میں دی گئی مفروضے کے اصول پر رکھی جائے۔ یہ وہ مشکل ہے جس کا موجودہ کیس میں مدعا کو سامنا ہے۔ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل جج اور ہائی کورٹ نے غلط طریقے سے کارروائی کی جیسے کہ ایکٹ کے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) یا ذیلی دفعہ (3) جرم بناتی ہے۔ وہ جرم جس کی سزا ذیلی دفعہ (2) کے تحت دی گئی ہے یا اس کی بنیاد ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ قیاس کے اصول پر رکھی جا سکتی ہے میں مذکور ایک یا زیادہ زمروں کا مجرمانہ بدانتظامی کا جرم ہونا چاہیے۔ ذیلی دفعہ (1) کے وہ شق (a)، (b)، یا (d)۔ کے سامنے کیس میں اپیل کنندہ کے خلاف صرف ایک ہی زمرہ کا الزام لگایا گیا تھا وہ زمرہ کا تھا، یعنی، بے ایمانی یا دھوکہ دہی سے غلط استعمال وغیرہ۔ کوئی دوسرا الزام نہیں تھا جو ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ قیاس کے اصول پر قائم کیا جا سکے۔

مدعا علیہ ریاست کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے موقف اختیار کیا ہے کہ وہ اپیلٹ کورٹ کے لیے کھلا ہے کہ وہ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت اپیل کنندہ کو اس زمرے کے مجرمانہ بدانتظامی کے جرم کا مجرم قرار دے کر اس کی سزا کی توثیق کرے۔ ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) یا شق (d) میں مذکور ہے۔ ہم اس اعتراض کو درست ماننے سے قاصر ہیں۔ استغاثہ نے کبھی یہ الزام نہیں لگایا کہ 0-1-9,284 روپے کی رقم اپیل کنندہ کے عادتاً قبول کرنے یا غیر قانونی تسلی وغیرہ حاصل کرنے کا نتیجہ ہے۔ استغاثہ کا مقدمہ تھا کہ 0-1-9,284 روپے کی رقم اس کے بے ایمان صارف کا نتیجہ تھا۔ جائیداد جو اپیل کنندہ کے سپرد کی گئی تھی۔ اپیلٹ کورٹ کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ کسی مکمل طور پر نئے کیس پر اپیل کنندہ کی سزا کی توثیق کرے جو اپیل کنندہ کے خلاف کسی بھی ابتدائی مرحلے میں تجویز نہیں کی گئی ہو۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ اس معاملے میں ذیل کی عدالتوں نے ذیلی دفعہ (1) کے دفعہ 5 کی شق (c) کے تحت الزام کے حوالے سے ذیلی دفعہ (3) میں دیے گئے مفروضے کے اصول پر انحصار کرنے کا انتخاب نہیں کیا۔ لیکن اس بدقسمتی کو اب خلا سے نکال کر ٹھیک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) یا شق (d) پر مبنی ایک نیا مقدمہ تھا جس کی حمایت میں کوئی حقائق کو کبھی الزام یا تجویز کیا گیا تھا۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بناء پر، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور اپیل کنندہ کے خلاف دی گئی سزا اور سزا کو ایک طرف رکھتے ہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and integrity of this document